REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۵ ۔ تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۵ صفر ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ	
سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
خطبہ نمبر	۵
بیرون پاکستان سالانہ	۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۸ وفا ۱۳۴۱ ہش ۔ ۸ جولائی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۷ جولائی بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

الہام کی ضرورت قلبی اطمینان اور دلی استقامت کیلئے اشد ضروری ہے

بالکل عقل ہی کے تابع نہ بن جاؤ کہ الہام الٰہی کی وقعت کھو بیٹھو

"ہر ایک آدمی چونکہ عقل سے مدارجِ یقین پر نہیں پہنچ سکتا اس لئے الہام کی ضرورت پڑتی ہے جو تاریکی میں عقل کیلئے ایک روشن چراغ ہو کر مدد دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے فلاسفر بھی محض عقل پر بھروسہ کر کے حقیقی خدا کو نہ پا سکے۔ چنانچہ افلاطون جیسا فلاسفر بھی مرتے وقت کہنے لگا میں ڈرتا ہوں۔ ایک بت پر میرے لئے ایک مرغا ذبح کرو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی۔ افلاطون کی فلاسفی اس کی دانائی اور دانشمندی اس کو وہ سچی سکینت نہیں دے سکی جو مومنوں کو حاصل ہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ الہام کی ضرورت قلبی اطمینان اور دلی استقامت کے لئے اشد ضروری ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ رب سے پہلے عقل سے کام لو اور یہ یاد رکھو کہ جو عقل سے کام لے گا اسلام کا خدا اسے ضرور ہی نظر آ جائے گا۔ کیونکہ درختوں کے پتے پتے پر اور آسمان کے اجرام پر اس کا نام بڑے جلی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔ لیکن بالکل عقل ہی کے تابع نہ بن جاؤ کہ الہام الٰہی کی وقعت کو کھو بیٹھو جس کے بغیر نہ حقیقی تسلی اور نہ اخلاقِ فاضلہ نصیب ہو سکتے ہیں"۔

(ملفوظات ج ۱ ص ۶۲۳)

مبلغین اسلام کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ ۷ جولائی۔ کل شام مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب اور مکرم قاضی نعیم الدین صاحب کے اعزاز میں وکالت تبشیر کی طرف سے ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں متعدد ناظر وکلاء صاحبان اور بہت سے دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ ہر دو مبلغین کرام اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے عنقریب بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس الوداعی تقریب کے اختتام پر مکرم جناب حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے ہر دو مجاہدین کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ احباب جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو مجاہدین اسلام کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں خدمتِ اسلام کی بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کا موسم ربوہ ۷ جولائی۔ آج صبح نو بجے کے یہاں آندھی آئی جس کی وجہ سے مطلع گرد آلود ہو گیا ہے۔

ڈرائیور کی ضرورت ہے

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے جو موٹر چلانے کا کام اچھی طرح جانتا ہو۔ اور اس کے پاس موٹر چلانے کا لائسنس موجود ہو اور وہ ضرورت پیش آنے پر موٹر کی وقتی مرمت بھی کر سکے۔ اس کے علاوہ آدمی شریف اور محنتی اور وفادار ہونا چاہیئے خواہشمند احباب اپنے علاقہ کے امیر یا صدر کے ذریعہ اپنی درخواست بھجوا دیں۔ یہ بات یاد رکھی جائے کہ ایسے ڈرائیور کی ضرورت ہے جو موٹر کار کو چلانا جانتا ہو اور چلاتا رہا ہو۔ بسوں اور ٹرکوں کو چلانے والوں کی ضرورت نہیں

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۶/۷/۶۲

مکرم قاضی نعیم الدین صاحب

۸ جولائی کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۷ جولائی مکرم قاضی نعیم الدین صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کی غرض سے کل مورخہ ۸ جولائی بروز اتوار صبح جناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر اسٹیشن پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کا اپریشن کامیاب رہا

احباب صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

لندن (بذریعہ تار) مبلغ انگلستان مکرم بشیر احمد صاحب رفیق اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۶ جولائی کو مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کا اپریشن ہوا۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ مکرم ظفر صاحب کی حالت تسلی بخش ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں

مکرم مولوی امام الدین صاحب کی علالت

ہمارے انڈونیشیا کے مبلغ مکرم مولوی امام الدین صاحب دہاں درد گردہ اور پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

زلزلہ کے جھٹکے

ربوہ ۷ جولائی۔ آج علی الصبح سوا چار بجے کے قریب یہاں زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے جو خاصے شدید تھے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ر جون ۱۹۶۲ء

"بے ذوقی اور بے حضوری پیدا کرنیوالی نماز نہ پڑھیں"

ہر احمدی جو سچے دل سے جماعت میں داخل ہے اور جس نے اچھی طرح سوچ سمجھ کر بیعت کی ہے یہ بات اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی مرضی سے خاص مقاصد کے حصول کے لئے کھڑی کی گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی حالت بہت زیادہ عبرتناک حد تک خراب ہو گئی ہے۔ ادھر دشمنان اسلام ہیں کہ وہ اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتے ہیں اور تعجب خیز امر یہ ہے کہ جو لوگ نئی تہذیب اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں ان کے خیال میں اسلام نعوذ باللہ وحشیوں کا دین ہے۔ حالانکہ صرف یہی ایک دین ہے جس نے حقیقی تہذیب کے اصول سکھائے ہیں۔

اسلام ہی وہ دین ہے جس نے بدن کی صفائی سے لیکر روح کی صفائی تک کے لئے ایسے کارآمد اور سہل ترین اصول بتائے ہیں کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ایک وقت تھا کہ یورپ اور دیگر سرد ملکوں کے رہنے والے نہانا تک نہ جانتے تھے بلکہ عیسائی پادریوں نے نہانے کو بھی ایک گناہ بنا رکھا تھا اور ان کے نزدیک زیادہ خدا رسیدہ وہ شخص ہوتا تھا جو کبھی نہائے نہیں۔ اسی طرح جب وہ کوئی کپڑا پہنتے تھے تو جب تک وہ گل سڑ کر خود ہی لیر لیر نہ ہو جاتا دوسرا کپڑا نہیں بدلتے تھے یہ تو یورپ کی حالت تھی جو سرد ملک ہے۔ ہندوستان جیسے گرم ملک میں اب بھی سب سے متقی اور پرہیزگار وہ رادھو سمجھا جاتا ہے جو بدن پر راکھ یا اس قسم کی کوئی گندی چیز مل لیتا ہے۔

اس قسم کی پرہیزگاری کا جو دراصل کفران نعمت ہے اسلام میں خاتمہ کر دیا گیا ہے اور بدن کی صفائی کو لازمی قرار دیا ہے۔ چنانچہ غسل اور وضو کی زبردست تاکید ہے خاص اہمیت ہے۔ اسی طرح کپڑے صاف ستھرے رکھنے کی اسلام میں بڑی تاکید ہے۔ پھر مکان اور جائے رہائش کی صفائی اور پاکیزگی بھی اسلام میں ضروری ہے۔ نماز سے پہلے ایک وضو ہی ایسی چیز ہے جس کا جواب کسی مذہب اور کسی تہذیب میں موجود نہیں۔ راقم الحروف کو یاد ہے کہ ایک روز ایک ہندو دوست کہنے لگا کہ مسلمانوں میں وضو کا رواج اتنا اعلیٰ ہے کہ اس کا مقابلہ کوئی معاشرہ نہیں کر سکتا۔ مسجد میں نماز کے لئے جو لوگ اکٹھے ہوتے ہیں باوضو ہوتے ہیں اس طرح وہاں کسی قسم کی بدبو کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ دوسرے لوگوں کی مجالس میں اگربتیاں اور خوشبوئیں بھی جلائی جاتی ہیں۔ مگر آدمی زیادہ دیر تک نہیں بیٹھ سکتا پھر مسجد میں پیاز اور مولی وغیرہ بدبودار سبزیاں کھا کر جانا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ وہ ہندو دوست کہنے لگا ایک اور بات ہے جو میں نے مسلمانوں میں دیکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ پیشاب بغیر بعد میں طہارت کے نہیں کرتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کے پاجامے اور پتلونیں بالکل صاف رہتی ہیں اور ان سے کوئی بدبو نہیں آتی لیکن ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کی یہ حالت نہیں ہے۔

الغرض ایک نمازی کو تکبیر سے لے کر تو وضو سے لے کر سجدہ اور آخری قعدہ تک جسم سے لیکر روح تک پاکیزگی اور نفاست کا ایک ماحول قائم ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام وحشیوں کا تو نہیں ہو سکتا جس میں مہذب سے مہذب اقوام بھی مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں یہ عجیب بات ہے کہ جب کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرتا ہے تو وہ صرف کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے یہ کتنی سادگی ہے مگر دوسری مذہبی اقوام اول تو بعض ایسی ہیں جو مذہب کو صرف اپنی قوم اور نسل تک محدود کرتی ہیں اور اگر مثلاً عیسائی دوسروں کو عیسائی بناتے ہیں تو طرح طرح کی رسومات ادا کرتے ہیں بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے یہ پانی سے دیا جاتا ہے مگر اس سے محض قیاسی تقدس مراد ہوتا ہے یہ پانی جسم کے کسی حصہ کو پاک نہیں کرتا۔

اس طرح اسلام میں جسم کی پاکیزگی روحانی تقدس کے مبادیات میں سے ہے جسم اگر ناپاک ہے تو روح بھی ناپاک ہی رہتی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں جسم اور روح کے تعلق پر نہایت لطیف بحث فرمائی ہے اور دکھایا ہے کہ اسلامی تقدس جسم کی صفائی اور پاکیزگی سے شروع ہوتا ہے جس کی انتہا روحانی پاکیزگی پر ہوتی ہے۔ آپ کا مشہور قول ہے کہ اسلام انسان کو حیوان سے انسان اور انسان سے بااخلاق انسان بناتا ہے اور پھر بااخلاق انسان سے باخدا انسان بناتا ہے (اپنے الفاظ میں)

یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حالت میں کرنا چاہیئے مگر اسلام نے ذکر اللہ کے لئے جو پاکیزہ ماحول ضروری سمجھا ہے اس کے لئے بھی ایسے مستحسن قواعد بنائے ہیں کہ بجائے وہمی اور تخیلی ہونے کے عقلی لحاظ سے بھی اس سے بہتر قواعد نہیں ہو سکتے۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز وضو سے ہی شروع ہو جاتی ہے اور وضو سے پہلے بھی پیشاب وغیرہ کی صورت میں طہارت لازمی ہے جس چیز کا آغاز یہ ہے اس کی انتہا کیسی ہونی چاہیئے۔

مطلب یہ ہے کہ اسلام جو جسم کی پاکیزگی کے بغیر عبادت کو بھی صحیح نہیں سمجھتا تو ظاہر ہے کہ عبادت بذات خود کتنی اونچی چیز ہوگی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آج مسلمانوں کو نمازوں کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ انہوں نے وضو کو اور نماز کو بھی دنیوی چیز سمجھ لیا ہے وضو کو انہوں نے محض جسم کی صفائی خیال کیا ہے اور بعض سیاسی خیال کے مسلمانوں نے تو نماز کو صرف فوجی قسم کی پریڈ کا درجہ دیا ہے روحانیت اس سے غائب کر دی گئی ہے۔

اس طرح جماعت احمدیہ جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے اس کا فرض ہے کہ وہ نماز پڑھنے کا بھی صحیح نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر احمدی بھی محض بیگار کے طور پر نماز پڑھتا ہے تو اس کے احمدی ہونے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ جب وہ اپنی روح کی صفائی نہیں کر سکتا تو وہ دوسروں کی روحوں کو کیا پیغام پہنچا سکتا ہے۔ الصلوٰۃ معراج المومنین کا مطلب یہی ہے کہ انسان حقیقی مومن اس وقت بنتا ہے جب اس کی نمازیں پر اثر ہوتی ہیں۔ جب وہ نمازیں اس قدر خلوص پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے جسم سے پاکیزگی کا نور پھوٹنے لگتا ہے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ وہ اسلامی طریق سے مکمل طور پر نماز ادا کرے یعنی وضو اس لئے کرے کہ اسکو پاک صاف ستھرا ہو کر اس اپنے احکم الحاکمین کے روبرو پیش ہونا ہے۔ پھر خشوع و خضوع سے نماز پڑھے اور ہر ایک رکن کو پورے خلوص کے ساتھ ادا کرے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز کے متعلق اپنی تصنیفات میں بہت کچھ تحریر فرمایا ہے اور زبانی بھی دوستوں سے اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ ذیل میں ہم ایک اقتباس درج کرتے ہیں ایک دوست نے نماز کے بعد دعا کے متعلق استفسار کیا حضور اقدس علیہ السلام نے جو جواب دیا اس کا کچھ حصہ ملاحظہ ہو۔

"اصل یہ ہے کہ ہم دعا مانگنے سے تو منع نہیں کرتے اور ہم خود بھی دعا مانگتے ہیں۔ اور صلوٰۃ بجائے خود دعا ہی ہے۔ بات یہ ہے کہ میں نے اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ ہندوستان میں یہ عام بدعت پھیلی ہوئی ہے۔ کہ تعدیل ارکان پورے طور پر ملحوظ نہیں رکھتے اور ٹھونگے دار نماز پڑھتے ہیں گویا وہ نماز ایک ٹیکس ہے جس کا ادا کرنا ایک بوجھ ہے۔ اسلئے اس طریق سے ادا کیا جاتا ہے۔ جس میں کراہت پائی جاتی ہے۔ حالانکہ نماز ایسی شے ہے کہ جس سے ایک ذوق اُنس اور سرور بڑھتا ہے مگر جس طرز پر نماز ادا کی جاتی ہے۔ اس سے حضور قلب نہیں ہوتا اور بے ذوقی اور بے لطفی پیدا ہوتی ہے۔ میں نے اپنی جماعت کو یہی نصیحت کی ہے کہ وہ بے ذوقی اور بے حضوری پیدا کرنے والی نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ حضور قلب کی کوشش کریں۔ جس سے ان کو سرور اور ذوق حاصل ہو۔ عام طور پر یہ حالت ہو رہی ہے کہ نماز کو ایسے طور سے پڑھتے ہیں۔ کہ جس میں حضور قلب کی کوشش نہیں کی جاتی بلکہ جلدی جلدی اس کو ختم کیا جاتا ہے اور خارج نماز میں بہت کچھ دعا کے لئے کرتے ہیں اور دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں حالانکہ نماز کا (جو مومن کا معراج ہے) مقصود یہی ہے کہ اس میں دعا کی جاوے اور اسی لئے ام الادعیہ اھدنا الصراط المستقیم دعا مانگی جاتی ہے۔ انسان کبھی خدا کا قرب حاصل نہیں کرتا جب تک کہ اقام الصلوٰۃ نہ کرے اقیموا الصلوٰۃ اس لئے فرمایا کہ نماز گری پڑتی ہے مگر جو شخص اقام الصلوٰۃ کرتے ہیں۔ تو وہ اس کی روحانی صورت سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو پھر وہ دعا کی محویت میں ہو جاتے ہیں۔ نماز ایک ایسا شربت ہے کہ جو ایک بار اُسے پی لے اُسے فرصت ہی نہیں ہوتی اور وہ فارغ ہی نہیں ہو سکتا ہمیشہ اس سے سرشار اور مست رہتا ہے اس سے ایسی محویت ہوتی ہے کہ اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اسے چکھ لے تو پھر اس کا اثر نہیں جاتا"

(ملفوظات ج ۳ ص ۴۴۷ و ۴۴۸)

ماضی کے خزانے

مامور من اللہ کو ماننے والوں کے فرائض

از حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سورۂ فاتحہ اور سورۂ رعد کا تیسرا رکوع تلاوت کرنے کے بعد آپ نے ایک خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا۔

یہ چند آیات جو میں نے پڑھی ہیں۔ یہ اس لئے انتخاب کی ہیں کہ یہ ایسی آیات ہیں جنہیں ہماری جماعت کو ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے کیونکہ ان آیات میں ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو خداتعالیٰ کے مامور کی جماعت کے لئے از حد ضروری ہیں۔ اور جو اس جماعت کو ہر وقت مدنظر رکھنی چاہئیں۔ ان میں بعض باتیں تو ایسی ہیں جو اختیار کرنے والی ہیں اور بعض ایسی ہیں جو ترک کرنے والی ہیں۔ جو اختیار کرنے والی ہیں۔ ان کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اور جو ترک کرنے والی ہیں انہیں ترک کرنا چاہیئے۔ اور جہاں تک ہو سکے ان سے بچنا چاہیئے اور ڈرنا چاہیئے کہ کہیں ان کے ارتکاب سے خداتعالیٰ کا غضب نازل نہ ہو۔

اولوالالباب کے کام

اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو اولوالالباب کہا ہے۔ اولوالالباب کا یہی کام نہیں کہ صرف مان لیں بلکہ یہ بھی ہے کہ نصیحت بھی پکڑیں اور قبول کرنے کے بعد اور کام بھی کریں۔ کیونکہ صرف قبول کر لینا اور عملی طور پر کسی کام کو نہ کرنا کوئی ایسی اچھی بات نہیں۔ بلکہ اس صورت میں تو یہ خطرہ ہوتا ہے کہ ماننے کے بعد کہیں پھر خداتعالیٰ سے دور نہ ہو جائیں۔ پس اولوالالباب کے ماننے اور قبول کرنے کے بعد بھی کام ہیں۔ جو ان کے کرنے کے ہوتے ہیں اور انہی کاموں سے وہ ترقی کرتے اور کامیاب ہوتے ہیں نہ کہ صرف ایمان لے آنے اور کسی مامور کے مان لینے سے۔ اسی لئے یہ نشانی ٹھہرائی گئی ہے کہ اولوالالباب وہ ہوتے ہیں جو ماننے کے بعد کام بھی کرتے ہیں۔

پہلا کام

اولوالالباب کا پہلا کام الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق کے ماتحت عہد کو پورا کرنا ہے کوئی بھی عہد ہو اسے پورا کرنا اولوالالباب کا کام ہے۔ خواہ وہ عہد کسی انسان کے ساتھ ہو خواہ مامور کے ہاتھ پر باندھا ہو جو اولوالالباب ہوتے ہیں وہ عہد کو پورا کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ادھر عہد کیا اور ادھر اس کا خیال تک بھی نہ کیا۔ میں اس وقت جس عہد کا ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ وہ عہد ہے جو مامور کے ہاتھ پر باندھا جاتا ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو ہر قسم کے عہد اسی کے ماتحت آ جاتے ہیں۔ کیونکہ مامور خداتعالیٰ اور مخلوق کے درمیان ایک واسطہ ہوتا ہے۔ خلقت اس کے ذریعہ اپنے خالق تک پہنچتی ہے اور اس کے بتلائے ہوئے راستوں پر چلکر اپنے رب کو پاتی ہے کیونکہ وہ جو کچھ کرتا ہے خداتعالیٰ کے منشاء اور مرضی کے ماتحت کرتا ہے۔ گویا کہ وہ خداتعالیٰ کا ایک نمائندہ ہوتا ہے۔ پس ایسے شخص کے ہاتھ پر جو مامور ہے جو عہد بھی ہم کرتے ہیں وہ صرف اسی حد تک نہیں رہنے چاہئیں کہ عہد کر لئے اور بس بلکہ ان کو پورا بھی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک ان کو نبھایا نہیں جاتا۔ جب تک ان کو پورا نہیں کیا جاتا تب تک کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوتا اور ایسا آدمی عقلمند بھی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ عقلمند تو تب ہو۔ جو ان کو پورا کرے۔ تا وعدہ خلاف اور وعدہ توڑنے والا نہ بنے۔

مسیح موعود کے ہاتھ پر ہمارا عہد

ہم نے بھی اس زمانہ میں خداتعالیٰ کے مسیح کے ہاتھ پر عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے ہمیں اس عہد کو پورا کرنا ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم اولوالالباب ہو نہیں سکتے۔ جب تک ہم اسے یاد نہ رکھیں اور اسے پورا نہ کریں کیونکہ اولوالالباب کا پہلا کام عہد کو پورا کرنا ہے۔ پس تم لوگ اس پر تسلی نہ پکڑو کہ ہم نے اس زمانہ کے مامور کو مان لیا بلکہ اس عہد کو پورا کرو جو اس کے ہاتھ پر باندھا ہمیں ہر وقت یاد رکھنا چاہیئے کہ تب ہی خوش قسمت ہو سکتے ہیں جب اپنے عہد کو پورا کریں ورنہ ہمیں اپنے آپ کو اتنی بات پر خوش قسمت کہنے کا کوئی حق نہیں۔ کہ ہم نے اس زمانہ کے مامور کو مان لیا۔ اور اس کے ہاتھ پر ایک عہد باندھ لیا۔

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اس عہد کو پورا کریں۔ ہمیں ہر کام کرتے وقت دیکھنا چاہیئے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں یا دنیا کو دین پر مقدم۔

دوسرا کام

دوسرا کام جو اولوالالباب کے کرنے کا ہے وہ والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل میں بیان ہوا ہے۔ خداتعالیٰ اس جگہ اولوالالباب کی یہ نشانی بھی بیان فرماتا ہے کہ جس کام کے جوڑنے کا حکم نہیں دیا جاتا اسے وہ جوڑتے ہیں اور جس تعلق کے پیدا کرنے اور قائم رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پیدا کرتے اور قائم رکھتے ہیں۔ ہر ایک شخص کو سوچنا چاہیئے کہ جس تعلق کے جوڑنے اور پھر قائم رکھنے کا اسے حکم دیا گیا۔ کیا اس نے اس کے مطابق اسے جوڑا اور قائم کیا۔

دوسرے لوگوں کو چھوڑ دو۔ ان میں اور ہم میں ایک فرق ہے وہ اس زمانہ کے مامور کے منکر ہیں اور ہم ماننے والے وہ سب کچھ بھلا بیٹھے ہیں اور ہم نے از سر نو عہد باندھا ہے۔ پس دوسرے لوگوں سے بڑھ کر ہم کو اس بات پر نظر ڈالنی چاہیئے کہ کیا ہم نے اس کے مطابق کام کیا اور کیا ہم اپنے عہد کو پورا کر رہے ہیں۔ خداتعالیٰ کے ایک مامور کے ساتھ ہم نے تعلق جوڑا۔ اور اس کے ہاتھ پر عہد باندھا۔ اس لئے ہم ہی سب سے زیادہ اس بات کے پابند ہیں کہ اسے قائم بھی رکھیں۔

اقتدائے امام

ہمارا تعلق بحیثیت جماعت کے یہ ہے کہ ہم امام کے ساتھ مضبوط تعلق قائم رکھیں اور اسے ٹوٹنے نہ دیں۔ اور اس کی پوری پوری اطاعت کریں۔ کسی کو خلیفہ کہہ دینا یا امام بنا لینا صرف نام کا نہ ہونا چاہیئے بلکہ اس کے پیچھے بھی چلنا چاہیئے۔ امام وہ ہوتا ہے جو پیشرو ہو اور جس کے پیچھے قدم بقدم چلیں۔ پس امام جو کام کر رہا ہے ہم اس کے پیچھے پیچھے نہ جائیں۔ اور اس کی پوری پوری اطاعت نہ کریں اور اس کے حکموں کو نہ مانیں۔ تو پھر کیا ثبوت ہے کہ ہم نے امام مانا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہر کے ساتھ ہوں۔ اور اس کی پوری پوری متابعت کریں۔ تا ہم جو تعلق اس کے ساتھ جوڑا ہے وہ مضبوطی کے ساتھ قائم رہے۔

ہر کام انتظام کے ماتحت ہو

پھر اس اقتداء میں بے ترتیبی نہ ہو بلکہ ایک منظم صورت میں اس کی اقتداء کی جائے اور اسلام کی تعلیم میں یہی نظر آتا ہے کہ ہر کام انتظام کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور یہی خداتعالیٰ کا منشاء ہے۔ کہ لوگ ایک نظام کے ماتحت اپنے تمام کاموں کو سرانجام دیں۔ اس انتظام کے سکھانے کے لئے خداتعالیٰ مامور کو وقتاً فوقتاً بھیجتا رہتا ہے جو آ کر انتظام کی ایک عملی صورت پیش کرتے ہیں۔ بڑے بڑے اہم معاملات سے لیکر چھوٹے چھوٹے امور تک بھی یہی بات نظر آتی ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ثبوت تو یہ ہے کہ حکم ہے جب سفر میں جاؤ۔ تو ایک کو امیر بنا لو۔ پھر عام نمونہ اس کا نمازوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ نمازوں کے لئے حکم دیا گیا ہے کہ امام کے پیچھے پڑھیں۔ پس اسلام جہاں سراسر امام کے ساتھ تعلق رکھنے اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے کے لئے تاکید کرتا ہے۔ وہاں انتظام کے ساتھ سب کاموں کے کرنے کی بھی قید لگاتا ہے۔ اس لئے احمدی جماعت کا خصوصیت کے ساتھ یہ فرض ہے کہ جدھر ان کا امام چلے۔ ادھر ہی اس کے پیچھے چلیں اور اس اقتداء میں کوئی گڑبڑ پیدا نہ ہونے دیں اور نہ ہی یہ ہو کہ موسیٰ کی قوم کی طرح کہہ دیں کہ تم اور تمہارا رب جاؤ۔ ہم تو یہ بیٹھے ہیں۔

مشکلیں بھی آئیں تو تعلق نہ ٹوٹے

پھر یہ بھی ہے کہ فرمانبرداری اور اس کے قدم بقدم چلنے کی راہ میں بہت سی مشکلات پیدا ہوں گی۔ مگر ان کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ اور اس تعلق کو مضبوط رکھنا چاہیئے۔ لوگوں سے تعلقات اگر کٹ جائیں تو کٹ جائیں۔ رشتہ داروں سے رشتے اگر قطع ہو جائیں تو ہو جائیں۔ لیکن امام کے ساتھ جو تعلق پیدا کیا وہ ہرگز نہ ٹوٹے بلکہ جب مشکل آئے تو اور بھی مضبوط ہو۔ دکھ اور تکلیفیں اگر پہنچیں تو اس میں اور بھی استحکام پیدا ہو۔ غرض اس تعلق کو جو امام سے ایک دفعہ باندھا مضبوط رکھنا چاہیئے۔ کیسی بھی مشکل کیوں نہ پیش آ جائے۔ اس میں کچھ کمی نہیں آنی چاہیئے۔

تیسرا کام

یخشون ربھم ویخافون سوء الحساب کے ماتحت تیسرا کام اولوالالباب کا یہ ہے۔ کہ وہ عمل بھی کرتے ہیں۔ صرف یہ نہیں کہتے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مرید ہو گئے۔ بلکہ وہ ڈرتے بھی ہیں اور نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جگہ فرماتا ہے۔ اولوالالباب تب کہلا سکتے ہیں کہ وہ خدا سے ڈرتے رہیں اور اپنے عملوں کو سنوارتے رہیں صرف مامور کو مان کر یہ نہ کہتے پھریں کہ ہم کامیاب ہو گئے بلکہ کام بھی کریں اور خداتعالیٰ

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب رضؓ کی زندگی کے چند واقعات

(از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مزدیا لائبریا)

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب رضؓ کے حالاتِ زندگی تفصیل کے ساتھ اصحاب احمد میں شائع ہو چکے ہیں لیکن بعض ایسے واقعات بھی ہیں کہ جو میری آنکھوں کے سامنے ہوئے اور ابھی تک کسی جگہ شائع نہیں ہوئے چونکہ وہ ایمان افروز ہیں اور ان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت ماسٹر صاحبؓ کو خدا تعالےٰ سے کس قدر تعلق تھا اسلئے میں وہ واقعات قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

دعا کی قبولیت

۱۹۴۷ء کے فسادات کے دنوں میں خاکسار اپنا مکان جو دارالبرکات شرقی میں تھا قادیان پر حملہ ہونے سے ایک دو روز قبل ہم چھوڑ کر ماسٹر صاحب رضؓ کے مکان میں پناہ گزین ہوا۔ حضرت ماسٹر صاحب میرے بہت ہی قریبی رشتہ دار تھے اور ان کے ہاں ہمارا اکثر آنا جانا رہتا تھا ایک دن کا ذکر ہے کہ ماسٹر صاحب رضؓ کی اہلیہ کو یہ پتہ چلا کہ دارالرحمت پر حملہ ہو گیا ہے اس پر وہ سخت گھبرائیں اور بچوں نے رونا شروع کر دیا جب ماسٹر صاحب رضؓ کو علم ہوا تو آپ نے ان کو تسلی دی اور پھر فرمایا کہ قادیان دارالامان ہے یہاں ہر طرح سے خیریت رہے گی۔

اسی روز شام کو ماسٹر صاحب رضؓ مجھے بلا کر فرمانے لگے کہ دیکھو مجھے تو یقین ہے کہ انشاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرے گا لیکن چونکہ عورتیں اور بچے گھبرا جاتے ہیں اس لئے آج رات تم دعا کرنا اور میں خود بھی دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسی صورت پیدا کر دے کہ یہ پریشانی دور ہو جائے اگلے روز ماسٹر صاحب رضؓ علی الصبح وقت سے پہلے مسجد دارالفضل میں نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

خدا کی قدرت دیکھئے اسی روز دوپہر کو ماسٹر صاحب رضؓ کے ایک دور کے رشتہ دار ٹرک لے کر آ گئے جس کا کسی شخص کو وہم و گمان بھی نہ تھا چنانچہ تمام بچے اور ماسٹر صاحب رضؓ بحفاظت پاکستان پہنچ گئے۔

ایک روز خاکسار حضرت ماسٹر صاحب کے ساتھ ان کے دارالفضل (کیکر دل والے) مکان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے کی سڑک سے ایک دوست گزر رہے تھے ان کی طرف دیکھ کر ماسٹر صاحب کہنے لگے کہ اس شخص نے جب مولوی فاضل کا امتحان دینا تھا تو پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے انہیں کہا کہ چونکہ تمہاری حاضریاں بہت کم ہیں اور تم نے پوری طرح امتحان کی تیاری نہیں کی اس لئے تمہیں داخلہ بھجوانے کی اجازت نہیں۔

وہ شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیا میں پرائیویٹ طور پر امتحان دے دوں؟ میں نے کہا کہ استخارہ کے بعد بتاؤں گا چنانچہ رات کو دعا کی تو جواب ملا کہ "اور کوئی شخص پاس ہو یا نہ ہو یہ شخص ضرور پاس ہو جائے گا" چنانچہ میں نے انہیں علی الصبح داخلہ بھیجنے کو کہا۔ خدا کی قدرت کہ بعض ہوشیار لڑکے فیل ہو گئے لیکن یہ نوجوان پاس ہو گیا

جن دنوں ہم مدرسہ احمدیہ میں پڑھا کرتے تھے ہمارے ہاں مختلف جماعتوں کے درمیان کبڈی اور فٹ بال کے میچ ہوتے تھے۔ ہمیں حضرت ماسٹر صاحب رضؓ مرحوم کی دعاؤں پر اس قدر اعتماد تھا کہ جونہی میچ کی طرح بندھتی جلدی سے ایک طالب علم کو ماسٹر صاحب کی طرف دوڑا دیا جاتا کہ وہ کامیابی کی دعا کریں بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ معاً بعد فریق مخالف کا نمائندہ بھی پہنچ جاتا تو ماسٹر صاحب فرمایا کرتے "اب تیر چل چکا ہے" اور ہمارے تجربہ میں یہ بات آئی کہ جو فریق پہلے پہنچ جاتا اکثر اوقات اسی کی فتح ہوتی۔

جذبۂ تبلیغ:

حضرت ماسٹر صاحب رضؓ کے اندر تبلیغ کا شوق حد سے زیادہ تھا اور آپ کوئی موقعہ خالی نہ جانے دیتے تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ ہمارے استاد مولوی غلام باری صاحب سیف نے ہمیں ماسٹر صاحب رضؓ کا ایک خط دکھایا جو انھوں نے اپنے کسی مقدمہ کی بابت انہیں لکھا تھا کارڈ مکمل ہونے کے بعد کچھ جگہ بچتی تھی جس پر ماسٹر صاحب رضؓ نے موٹی قلم سے ایک تبلیغی فقرہ لکھا ہوا تھا۔

جلسہ سالانہ کے دنوں میں ایک دفعہ آپ ربوہ تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ نے پیچھے کمر پر ایک بڑا گتا لٹکایا ہوا تھا جس پر موٹے الفاظ میں لکھا تھا "میں مسلمان ہو گیا" اور ساتھ ہی اسلام کی خوبیاں لکھی ہوئی تھیں چنانچہ جب آپ جلسہ کے بعد واپس جانے لگے تو گاڑی میں سوار ہوتے وقت آپ نے پھر یہ گتہ گلے میں لٹکا لیا۔

ماسٹر صاحب رضؓ کی طبیعت میں مذاح بھی تھا چنانچہ جب کبھی آپ کلاس کا امتحان لیتے تو پرچہ پر یہ نہ لکھتے تھے کہ ۱۰۰/۵۰ یا ۱۰۰/۶۰ نمبر حاصل کئے ہیں بلکہ آپ کا طریق یہ تھا کہ اگر کوئی کمزور لڑکا پاس ہو گیا تو آپ نمبروں کی جگہ یہ الفاظ لکھتے "کھوٹا پیسہ چل گیا"۔

ایک دفعہ خاکسار اور چند لڑکے جو ہمارے گاؤں سے مدرسہ احمدیہ میں پڑھا کرتے تھے سکول چھوڑ کر چلے گئے جب گھر پہنچے تو والدین نے ملامت کی لیکن ہم نے کہا کہ ہم واپس گئے تو مار پڑے گی کیونکہ ہم سکول سے غیر حاضر

(باقی صفحہ ۸ کالم ۴ پر)

وعدہ تحریک جدید کے سلسلہ میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

امسال حصول وعدہ جات تحریک جدید کی مہم میں متعدد دوستوں سے یہ جواب سننے میں آیا ہے "ہم وعدہ نہیں کرتے جب بھی توفیق ملی نقد ادا کر دیں گے"۔

یہ جواب خواہ نیک نیتی پر ہی مبنی ہو لیکن وعدہ تحریک جدید کے متعلق ایک بھاری غلط فہمی کا اظہار کر رہا ہے ایسے دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اصل ثواب امام وقت کی اطاعت میں ہے۔ جو بے شمار برکتوں اور رحمتوں کی حامل ہوتی ہے یہ وہ ڈھال ہے جو ہمیں ہر وار سے محفوظ رکھتی ہے۔ الامام جنة یقاتل من ورائه۔ جب ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے اٹھائیس سال سے اسی طریق کو رائج فرمایا ہوا ہے کہ احباب جماعت تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے پہلے وعدے پیش کریں اور پھر سال کے اندر اندر ان کی ادائیگی کا انتظام کریں تو پھر وعدوں کے موقعہ پر وعدہ پیش کرنے سے گریز کسی مخلص احمدی کو زیب نہیں دیتا یہ الگ بات ہے کہ سال نو کا اعلان ہوتے ہی وعدہ کے ساتھ ادائیگی بھی کر دی جائے لیکن ادائیگی کی انتظار میں وعدہ کو بھی ملتوی رکھنا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے خلاف ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ وعدے بھجوانا بھی ایک بڑی دینی خدمت تصور فرماتے ہیں۔ فرمایا:۔

> "اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں ہر جگہ اسلام
> احمدی مبلغین سے تقویت پا رہا ہے اور ان کے لئے
> چندہ کے وعدے بھجوانا چاہیے وہ فوری طور پر ادا نہ کئے
> جائیں ایک بڑی دینی خدمت ہے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی
> کا موجب ہے"۔

خدام اور انصار وعدے لینے پر مکلف ہیں:

حصول وعدہ جات کے سلسلے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار ارشادات پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن اس جگہ ایک ارشاد مبارک درج کر دینا کافی ہوگا۔ جس میں دیگر عہدیداران جماعت کے علاوہ انصار اور خدام کو بھی حصول وعدہ جات کے کام پر مکلف کیا گیا ہے فرمایا:

> "خدام اور انصار کے ذمہ لگاتا ہوں کہ وہ سارے دوستوں
> میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ وعدے جلد سے جلد
> بھجوائیں ..... وہ گھر بہ گھر پھریں اور ہر احمدی
> سے تحریک جدید کے لئے وعدہ لیں"۔

ایسے ارشادات جن میں جماعتوں کے صدر و امیر صاحبان اور سیکرٹریان مال کو وعدے حاصل کرنے اور مرکز کو بھجوانے کی ہدایت فرمائی گئی ہے اس کثرت سے ہیں کہ اس موضوع پر کچھ عرض کرنا تحصیل حاصل ہوگا۔

پس امام وقت کا حصول وعدہ جات کے لئے جماعت کی ساری مشینری کو حرکت میں لانا وعدہ پیش کرنے کی اہمیت کو بڑی وضاحت سے ثابت کر رہا ہے

وعدوں کی اہمیت از روئے بجٹ

اس مسئلے پر بجٹ کے زاویہ سے بھی وضاحت کر دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا تحریک جدید کا بجٹ معین کرنے کے لئے بھی از حد ضروری ہے کہ تمام وعدے ماہ دسمبر تک مرکز میں پہنچ جائیں جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:

> "چونکہ بجٹ دسمبر میں بن جاتا ہے اس لئے تمام جماعتوں کو یہ کوشش
> کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے وعدے ۲۱ر دسمبر تک بھجوا دیں تاکہ اس
> پر بجٹ کی بنیاد رکھی جا سکے"۔

ان امور کے پیش نظر متعلقہ احباب سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے محبوب امام کے اصول کو بہر حال اپنے خود ساختہ اصولوں پر مقدم رکھیں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جلد سے جلد اپنا وعدہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق دفتر ہذا میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ہمیں تحریک جدید کے مالی جہاد کی عظمت ہمیشہ مستحضر رکھنی چاہیئے جو ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کے ان تبشیری ارشادات میں مضمر ہے۔ فرمایا:

> "مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ
> لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام
> کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا"۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تاریخ اسلام

شاہانِ اسلام کی رواداریاں

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن بمبئی

(۷)

حقوق شہریت

عہد اورنگ زیب میں ہندوؤں کو شہریت کے جیسے حقوق حاصل تھے ان کا علم اس کے ایک فرمان سے ہو سکتا ہے جو "فرمان ناظم بنارس" کے نام سے مشہور ہے ایک مرتبہ اورنگ زیب کو اطلاع ملی کہ بنارس کے برہمنوں اور پنڈتوں پر مسلمانوں کی طرف سے کچھ زیادتی ہو رہی ہے اس اطلاع کے ملتے ہی اورنگ زیب نے ناظم بنارس "ابو الحسن" کے نام یہ فرمان بھیجا کہ:۔

"اے ابو الحسن تم کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اس فرمان کے پہنچتے ہی ایسا انتظام کرو کہ کوئی شخص اس علاقے کے برہمنوں اور پنڈتوں کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کرے اور ان کو تشویش میں مبتلا نہ ہونے دے تاہر جماعت بدستور سابق اپنی اپنی جگہ پر اور اپنے اپنے منصبوں پر قائم رہ کر ہماری "دولت خداداد" کے حق میں مصروف دعا رہے۔"

ڈاکٹر برنیر کی شہادت

اور یہ بات تو ہم کو ڈاکٹر برنیر کی شہادت سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ اورنگ زیب تمام رعایا کی جان و مال کی حفاظت اپنا فرض منصبی سمجھتا تھا۔ ڈاکٹر برنیر کا قول ہے کہ

"اورنگ زیب کی حکومت میں
زمین کا چپہ چپہ "خالصہ شریفہ"
سمجھا جاتا ہے۔"

یعنی بادشاہ رعایا کی زمین کی حفاظت شاہی زمین کی طرح کرتا ہے۔

ڈاکٹر برنیر دربار اورنگ زیب کے ایک امیر کا "فیملی ڈاکٹر" تھا۔ اورنگ زیب کے سفر کشمیر میں اس کے قافلے کے ساتھ ساتھ رہا اور تمام احوال شاہی کا نہایت قرب سے مطالعہ کرتا رہا۔ اس کا وہ مطالعہ قابل اعتماد ہے جس پر اس نے اپنی طرف سے حاشیہ آرائی نہ کی ہو۔

دوسرے مذاہب کا احترام

فرمان بنام "ناظم بنارس" سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عالمگیر دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی دعاؤں کا بھی طالب رہتا تھا اور ایک مطلق العنان بادشاہ اس وقت تک ایسے خیال کا اظہار نہیں کر سکتا جب تک وہ دل کی گہرائی سے دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی عزت نہ کرتا ہو

عالمگیر کے رقعات

سلاطین ہند میں بابر و جہانگیر کے بعد عالمگیر ہی ایک ایسا بادشاہ ہے۔ جس کی خود نوشت تحریروں کا ایک مجموعہ محفوظات یا مطبوعات کی صورت میں محفوظ ہے۔ اس عظیم حکمران کا چہرہ ہم اس آئینے میں دیکھ سکتے ہیں عہد عالمگیر میں درباری مورخ کا منصب بند کر دیا گیا تھا۔ اس بادشاہ نے آزاد مورخ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ درباری مورخ جس طرح بادشاہ کے ہر قول و فعل کی تائید پر مجبور تھے عالمگیر کی سیرت اس توصیف و ستائش سے پاک ہے۔ ہمیں عالمگیر کے سمجھنے میں ان کے رقعات سے بڑی مدد ملتی ہے۔ ان کا ایک مجموعہ نظامی پریس کانپور اور نول کشور پریس لکھنؤ سے شائع ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجموعہ بہت مشہور و متعارف تھا۔ اس کا ایک قلمی نسخہ مجھے بھی اپنی خاندانی لائبریری سے ملا ہے۔ یہ نسخہ سو سال پرانا ہے۔

اس نسخہ کے علاوہ شہنشاہ عالمگیر کے اور بہت سے رقعات و فرامین ہیں۔ ان کا ایک مجموعہ دار المصنفین اعظم گڑھ سے بھی شائع ہوا ہے جو پروفیسر سید نجیب اشرف ندوی کا مرتب کردہ ہے

رقعات کی اہمیت

تصانیف یا ملفوظات سے زیادہ رقعات یا مکتوبات کے ذریعہ لکھنے والے کی سیرت کا علم ہوتا ہے۔ عالمگیر رقعات سے ان کے نظام حکومت کے علاوہ ان کی سیرت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ یہ ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے سامنے ہمیشہ خوف آخرت ہے یہ ہر خط میں اپنے لڑکوں کو آخرت کے مواخذے سے ڈراتا ہے۔ اپنے والد یعنی شاہ جہاں کی پالیسی کا بڑا مداح ہے۔ ہمیشہ ان کا نام نہایت عزت و احترام سے لیتا ہے۔

"رقعات عالمگیری" کا بارھواں رقعہ جو انہوں نے شہزادہ معظم کے نام لکھا ہے اس میں انہوں نے پہلے شاہجہاں کا یہ قول نقل کیا ہے کہ

شکار کار بیکاراں است
شکار بیکاروں کا کام ہے

اس کے بعد شاہجہاں کا رات کے پچھلے پہر سے دوسری رات کے پہلے پہر تک نظام الاوقات لکھا ہے۔ اس رقعہ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہجہاں امور سلطنت کے علاوہ دینی فرائض بھی کس پابندی سے ادا کرتا تھا۔ رات کے پچھلے پہر کو نماز تہجد سے اپنی مصروفیات کی ابتدا کرتا۔ اور نماز مغرب تک امور مملکت میں مصروف رہتا۔ نماز مغرب ادا کر کے خلوت کدے میں جاتا۔ عالمگیر اپنے لڑکے کو نصیحت کرتا ہے کہ تم کو بھی اس دستور العمل پر چلنا چاہئے۔

عالمگیر کے ان رقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ رعایا کی جان و مال کی حفاظت صرف سیاسی نقطہ نظر سے نہیں کرتا تھا بلکہ اس کو اپنا ایک دینی فریضہ سمجھتا ہے۔ اسکو جب کبھی ڈاکوؤں اور رہزنوں کی سرگرمی کی اطلاع ملتی تو فوراً اپنے لڑکوں کو مواخذۂ آخرت سے ڈراتا اور سرکوبی کی تاکید کرتا۔

والد کی اطاعت

عالمگیر کے وہ رقعات جو انہوں نے دکن سے اپنے والد شاہجہاں کو لکھے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب دارالشکوہ اور درباریوں نے شاہجہاں کو عالمگیر کی طرف سے بدگمان کیا اور اس نے عالمگیر کی طرف سے نظر پھیری ان دنوں عالمگیر جیسی ذہنی کشمکش میں تھا اور جس تحمل و بردباری سے اپنے والد کے فرمان کی اطاعت کرتا تھا اس کی نظیر ایک نہایت فرمانبردار و متدین بیٹے کے علاوہ اور کسی میں نہیں ملتی

امراء حضور

عہد عالمگیر نے ہندوؤں کے مذہبی استھانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس کے لئے وہ معافیات دیکھنی چاہئیں۔ جو پنڈتوں۔ برہمنوں اور تیرتھ استھانوں کے نام لکھی گئی ہیں۔ برطانوی ہند کی عدالت میں زمین کی بندوبست۔ لگان اور مالگزاری کے ایسے مقدمات پیش ہوتے رہے۔ جن میں ہندوؤں کی طرف سے عالمگیر بادشاہ کی دی ہوئی ایسی سینکڑوں سندیں پیش کی گئیں۔ جن میں پنڈتوں اور تیرتھ استھانوں کو یا تو بہت ٹیکسوں سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ یا جاگیریں دی گئی ہیں۔

عالمگیر نے اپنے عہد سلطنت میں اور بہت سی معافیات کا اعلان کیا۔ مثلاً شمشان گھاٹ کا ٹیکس۔ تیرتھ یاترا کا ٹیکس۔ پلوں پر سے آنے جانے کا ٹیکس۔ یہ سب ٹیکس ختم کر دئے گئے

عالمگیر کے خلاف برطانوی پالیسی

عالمگیر ہندوستان کا ایک نہایت عظیم المرتبت بادشاہ گزرا ہے وہ صرف بادشاہ ہی نہیں تھا۔ بلکہ ایک مفکر و مدبر بھی تھا۔ ہندوستانیوں میں اس بادشاہ کی بڑی قدر تھی اسی لئے جب انگریزوں نے مغلوں کے راج پاٹ پر قبضہ کیا تو عالمگیر کے خلاف ایک خاص مہم جاری کی گئی۔ اور ایک زمانہ تو ایسا گزرا ہے کہ انگریزوں نے اس رحم دل و رعایا پرور بادشاہ کو جلاد بنا کر پیش کیا۔ یہ برطانوی ہند کی سیاست تھی۔ انگریز اپنی نیکنامی کے لئے عالمگیر کو بدنام کرنا چاہتے تھے۔ لیکن جب ہم آزاد ماحول میں رہ کر ان کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ ہمیں ایک رحم دل۔ عادل۔ رعایا پرور اور دیندار بادشاہ نظر آتا ہے

بہادر شاہ اوّل

شہنشاہ عالمگیر کے بعد ان کے لڑکے "شاہ معظم بہادر شاہ اوّل" کا زمانہ شروع ہوتا ہے انہیں کے زمانے میں سکھوں کے بیراگی فرقے نے جنم لیا۔

سکھ مسلم تعلقات

دولت مغلیہ اور سکھ بزرگوں میں کشمکش کی ابتداء عہد جہانگیر سے ہوئی۔ جب گورو ارجن پر یہ الزام لگایا گیا کہ انہوں نے جہانگیر کے خلاف شہزادہ خسرو کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

عہد عالمگیر میں گورو تیغ بہادر کے منظم جتھے کا عوام اور شاہی لشکر سے تصادم ہوا۔ اور اسی جرم میں وہ مارے گئے لیکن بہادر شاہ اوّل کے زمانے میں سکھوں کے دسویں گورو گوبند سنگھ ایک جمعیت کے ساتھ شاہی لشکر میں داخل ہوئے۔ بہادر شاہ اوّل جب دشمن کی مہم سر کرنے چلے تو گورو گوبند سنگھ ان کے ساتھ تھے یہ گورو دکن میں ایک خانگی نزاع میں مارے گئے۔ ان کا مزار ابھی تک "ناندیڑ" آندھرا پردیش سابق ریاست حیدرآباد میں موجود ہے۔ اس "سمادھ" کے لئے نظام حیدرآباد کی طرف سے ایک بڑی سی جاگیر بھی وقف ہے۔

بندہ بیراگی

"گورو گوبند سنگھ" کے بعد سکھوں کی قیادت "بندہ بیراگی" کے ہاتھ آئی۔ ان کا زمانہ "بہادر شاہ اوّل" سے لیکر "فرخ سیر" تک پھیلا ہے اس عرصہ میں بار بار بندہ بیراگی اور ان کی جمعیت کا مسلم عوام اور شاہی لشکر سے تصادم ہوتا رہا عوام بدامنی سے اتنے آزردہ خاطر تھے کہ جب پنجاب کے صوبیدار عبد الصمد خاں نے "بندہ بیراگی" اور ان کے ساتھیوں کو گرفتار کیا اور یہ خبر عوام تک پہنچی تو عوام نے بندہ بیراگی کے خلاف بلوہ کر دیا۔ جس پر خان عبد الصمد خاں نے بمشکل قابو پایا بندہ بیراگی لاہور سے دربار شاہی بھی بھیجد ئے گئے۔ یہاں ان کو سزائے موت دی گئی۔ یہ جو مشہور ہے کہ ان کو شاہ فرخ سیر کے حکم سے دیوار میں چنوا دیا گیا۔ بالکل غلط ہے۔ ملا عبد القادر بدایونی نے "منتخب التواریخ" میں خافی خاں کی چشم دید شہادت نقل کی ہے۔ کہ ان کو تشہیر کے بعد قتل کر دیا گیا

مہمان خانہ کیلئے عطیہ جات و صدقات

(از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ ربوہ)

ماہ جون سنہ میں مندرجہ ذیل مخلص بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے مندرجہ ذیل رقوم بطور عطیہ جات و صدقات وغیرہ برائے مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام موصول ہوئی ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدقات اور عطیہ جات کو قبول فرمائے ان کی ہر مشکل آسان فرمائے اور ہر مصیبت و بلا سے محفوظ رکھے اور ہر آن ان سب کا نگہبان اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

صدقات

۱۔ سید میر داؤد احمد صاحب ۳۰/۰۰ روپے
۲۔ ملک بشیر احمد صاحب نوشہروی ۳۵/۰۰
۳۔ غلام رسول صاحب ملتان شہر از ارشاد علیخان صاحب ۵/۰۰
۴۔ بذریعہ حسیب صاحب جماعت کراچی مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب ۶/۰۰
۵۔ نواب خان مسعود احمد خاں صاحب ربوہ ۲۰/۰۰
۶۔ ناصر احمد صاحب ۴۰۵ بگڑ ضلع ملتان ۱۹/۰۰ بکرا صدقہ
۷۔ حکیم شیخ عبدالقدیر صاحب لائل پور ۲۵/۰۰
۸۔ مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی حال لاہور ۴/۰۰
صدقہ برائے تشحیذ الاذہان ۱/۰۰
۹۔ فلائٹ لیفٹننٹ محمود احمد صاحب باجوہ پشاور ۵/۰۰
۱۰۔ نواب خان مسعود احمد خاں صاحب ربوہ ۵/۰۰
۱۱۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ۱۰/۰۰
۱۲۔ نواب خان سعود احمد خاں صاحب ۲۰/۰۰ برائے گوشت صدقہ
۱۳۔ حکیم مبارک احمد خاں صاحب امین آباد دبکرا ۲۵/۰۰
۱۴ " " " " " " عزبار ۵/۰۰

عطیہ جات

۱۔ میاں بشیر احمد صاحب سہگل بر موقع شادی میاں محمد شفیق صاحب سہگل چنیوٹ ۵۰/۰۰
۲۔ چوہدری محمد علی صاحب، چک نمبر ۶۰ کھیم سنگھ والا ضلع لائل پور ۱/۰۰
۳۔ حافظ عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید۔ ۵ لوٹے ٹی

عقیقہ بچی

۱۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے آڈیٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور ۳۰/۰۰

بچوں کی تربیت کا ایک اچھوتا طریق

(اقتباس از تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ (چندہ تحریک جدید) لکھوایا کریں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے ... بہرحال انھیں بتا دیا کریں کہ ہم نے تمہاری طرف سے بھی تحریک جدید کا چندہ لکھوا دیا ہے اب تم بھی اس تحریک کے ایک مجاہد ہو۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

عہدیداران جماعت سے خطاب

(اقتباسات از خطبات حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود)

عہدیداران جماعت کیلئے دوہرے ثواب کا موقعہ

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انھیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔"

عہدیداران جماعت کے فرائض کی تفصیل

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور عہدہ داران پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔"

"آئندہ دفتر دوم کا کم از کم وعدہ بیس فی صد کے برابر (سالانہ آمد کا ساٹھواں حصہ) کیا جا سکتا ہے لیکن پانچ روپے سے کم کوئی وعدہ نہ ہونا چاہیئے۔"

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ ہی انھیں بتا دیا کریں ..... کہ اب تم بھی اس تحریک کے مجاہد ہو۔" (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ سب آفس ربوہ

نمبر شمار	لاہور تا ربوہ	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۸-۰۰ برائے جوہرآباد	۵-۰۰ لاہور	۶-۱۵ گوجرانوالہ	۸-۲۵ بھیرہ
۲	۱۰-۱۵ " دریا خاں	۷-۳۰ "	۱۱-۱۵ "	۲-۰۰ جوہرآباد
۳	۳-۰۰ " جوہرآباد	۱۰-۳۰ "	۴-۰۰ "	۷-۰۰ بھیرہ
۴	۶-۰۰ " "	۱۲-۰۰ "		
۵	۸-۰۰ " "	۳-۰۰ "		
۶	۱۰-۲۰ " "	۶-۰۰ "		

نوٹ: ٹائم ٹیبل کے مطابق پندرہ منٹ پہلے تشریف لا دیں ایڈوانس بکنگ کے لئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لا دیں۔

(اڈہ انچارج ربوہ)

اعلان ولادت

خاکسار کے چھوٹے بھائی رشید احمد انور کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود نواب دین برتن ساز کا پوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام رفیق احمد رکھا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد دارالیمن ربوہ)

تاریخ بڑھ گئی

اکتوبر کی قرعہ اندازی میں شرکت کیلئے اب آپ ۱۶ رجولائی تک انعامی بونڈ خرید سکتے ہیں

سلسلہ ابھی جاری ہے

زیادہ سے زیادہ انعامی بونڈ خریدیئے اور انعام حاصل کرنے کے امکانات بڑھا لیجئے۔ اپنے بونڈ اپنے پاس رکھئے تاکہ آپ آئندہ قرعہ اندازیوں میں شریک ہو سکیں

انعامی بونڈ

کنبہ کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچائیے • قوم کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچائیے

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں قیمت مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۴۰۔ میں چوہدری سیف الرحمٰن خان شہزادہ کاٹھ گڑھی ولد چوہدری عبد الحق خان صاحب کاٹھ گڑھی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن $\frac{2}{T.D.A}$ ڈاک خانہ $\frac{4}{T.D.A}$ براستہ میٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{62}$-۳۰ بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد و ماہوار آمد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتا ہوں۔ مجھے پندرہ ایکڑ اراضی گورنمنٹ کی طرف سے آبادکاری شرائط کے تحت چک $\frac{2}{T.D.A}$ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں الاٹ ہے جس کے ابھی تک حقوق مالکانہ حاصل نہیں ہوسکے (ویسے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ مقررہ میعاد گزر جانے پر حقوق ملکیت مل جائیں گے) اس زمین سے چھ کنال وقف جدید کی تحریک کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ دو کنال سڑک میں آگئی ہے۔ باقی چودہ ایکڑ کی پیداوار خاکسار کے حصہ میں آتی ہے اس اراضی کی قیمت گورنمنٹ کی مقررہ قیمت (بحساب ڈیڑھ صد روپیہ فی ایکڑ) -/۲۱۰۰ روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ جب تک اس زمین کے حقوق مالکانہ حاصل نہیں ہو جاتے اس وقت تک زمین کی پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ علاوہ ازیں میں ایک پرائیویٹ ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار -/۷۰ روپے ملتے ہیں۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ جب تک ملازمت رہے گی اس وقت تک انشاء اللہ تعالیٰ باقاعدہ ماہوار حسب شرح چندہ ادا کرتا رہوں گا اگر میں اپنی زندگی میں کوئی مزید جائداد یا مزید آمدن پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرے مرنے پر وصیت کردہ جائداد کے علاوہ جو مزید ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان ہوگی۔ نیز اپنی زندگی میں جو رقم حصہ وصیت سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کروا کر رسید حاصل کروں وہ حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔ آمین یا رب العالمین والسلام خاکسار طالب دعا سیف الرحمٰن بقلم خود چک $\frac{2}{T.D.A}$ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔ گواہ شد۔ چوہدری عبد الکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سرگودھا۔ گواہ ثانی۔ ناصر احمد سیالکوٹی معلم وقف جدید۔ گواہ ثالث عبد العزیز خاں کاٹھ گڑھی زعیم انصار اللہ چک $\frac{2}{T.D.A}$ ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۶۶۴۱۔ میں سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{62}$-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ تفصیل جائداد حق مہر جو خاوند سے بصورت زیور وصول کرچکی ہوں -/۱۰۰۰

مشین سلائی سنگر	-/۳۰۰
زیور طلائی	-/۳۳۲
کل میزان	-/۱۶۳۲

کل تفصیل زیور کڑے طلائی وزنی ۵ تولے مالیتی -/۶۵۰۔ گلوبند طلائی وزنی ۳ تولے مالیتی -/۳۹۰۔ کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ مالیتی -/۱۹۵۔ مندری طلائی وزنی ۳ ماشے مالیتی -/۳۲۔ والیاں طلائی وزنی ۶ ماشہ مالیتی -/۶۵۔ کل میزان -/۱۳۳۲ روپے اس زیور میں سے ایک ہزار روپے کا زیور خاوند کی طرف سے حق مہر میں ملا تھا اور بقیہ والدین کی طرف سے ملا تھا۔ الامۃ سعیدہ بیگم بقلم خود معرفت ماسٹر محمد مولا داد محلہ دار الیمن ربوہ۔ گواہ شد عزیز احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد خاکسار ماسٹر محمد مولا داد سیکرٹری مال محلہ دار الیمن ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۴۲۔ میں عبد الکریم ولد میاں شہاب الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ٹیلر ماسٹر عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{62}$-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی مگر میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبد الکریم ٹیلر ماسٹر گول بازار ربوہ۔ گواہ شد عبد العزیز دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ۔ گواہ شد عبد الرحیم میر محلہ دار الیمن ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۴۳۔ میں فضل دین ولد میاں کھیوا قوم بھرائی پیشہ ... عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۶ء ساکن حافظ آباد ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{62}$-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد صرف ایک مکان واقع حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے ہے اسکے علاوہ مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ بچوں کی طرف سے ہے میری رہائش اور خوراک کا خرچ بچوں کے ذمہ ہے میں اس جائداد اور ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ مکان کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۲۰۰ روپے مقامی جماعت میں نقد ادا کر دیا ہے۔ العبد فضل دین۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا گواہ شد غلام احمد ولد نور علی پٹسال نویس محکمہ نہر امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ حافظ آباد۔

نمبر ۱۶۶۴۴۔ میں محمد ارشاد اللہ ولد چوہدری سردار خان صاحب قوم جٹ پیشہ آنریری معلم وقف جدید عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن موہلن کے ڈاک خانہ خاص براستہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ فروری سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں نے اپنی زندگی آنریری طور (یعنی بلا الاؤنس) وقف کی ہوئی ہے اور میرے والد صاحب محترم بحیات ہیں اس لئے سردست کوئی جائداد بھی نہیں سردست بطور جیب خرچ کے لئے تیس روپیہ تقریباً ملتے ہیں ان میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو بھی میں آمد پیدا کروں یا کوئی جائداد پیدا کروں (منقولہ یا غیر منقولہ) یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد ارشاد چیٹھہ آنریری معلم وقف جدید ولد چوہدری سردار خاں صاحب بمقام موہلن کے براستہ اکال گڑھ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد عنایت اللہ انسپکٹر خدام الاحمدیہ ربوہ موصی ۱۰۶۸۹ گواہ شد خاکسار سردار خان احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موہلن کے ضلع گوجرانوالہ۔

نمبر ۱۶۶۴۵۔ میں حمیدہ بی بی زوجہ بشیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۰ء ساکن چک $\frac{96}{گ ب}$ ڈاک خانہ چک $\frac{100}{گ ب}$ ضلع لائل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{62}$-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر تین صد روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اور کانٹے طلائی ایک تولہ اور ایک جوڑا پٹڑیاں نقرئی۔ دونوں زیورات کی قیمت مبلغ دو صد روپیہ ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا کوئی اور آمدن ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ حمیدہ بی بی۔ گواہ شد بقلم خود بشیر احمد ولد محمد علی قوم جٹ چک $\frac{96}{گ ب}$ خاوند موصیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ $\frac{96}{گ ب}$۔ گواہ شد فیروز الدین پنشنر انسپکٹر تحریک جدید $\frac{6}{62}$-۱۔

ہر انسان کے لئے
ایک ضروری پیغام
کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مغربی پاکستان کے چار اور وزیروں نے حلف وفاداری اُٹھالیا

کابینہ کے ارکان کی تعداد نو ہو گئی۔ تین اور وزیر مقرر کئے جانے کا امکان

لاہور ۷ جولائی۔ مغربی پاکستان کے چار نئے وزراء نے کل رات گورنر ہاؤس کی ایک تقریب میں حلف وفاداری اٹھایا۔ گورنر ملک امیر محمد خان نے حلف لینے کی رسم انجام دی۔ نئے وزیروں کے نام یہ ہیں۔ بیگم محمودہ سلیم، شیخ مسعود صادق، مسٹر عبدالوحید خان اور مسٹر ورمحمد اوستو۔ ان وزراء کی شمولیت کے بعد صوبائی کابینہ کے ارکان کی تعداد نو ہو گئی۔

معلوم ہوا ہے کہ صوبائی وزراء کی آئندہ اور غالباً آخری قسط چھوٹے علاقوں کے نمائندہ وزراء پر مشتمل ہو گی کیونکہ ان علاقوں کو ابھی تک صوبائی کابینہ میں کوئی نمائندگی نہیں ملی ہے۔ کل جن چار وزیروں کا اعلان کیا گیا ہے ان میں سے تین سابق سرحد، پنجاب اور سندھ سے منتخب ارکان اسمبلی ہیں۔ ایک وزیر مسٹر عبدالوحید خان رکن اسمبلی نہیں لیکن انہیں طویل مدت کا سیاسی تجربہ ہے۔

وزیر اعظم لنکا کے قاتل کو پھانسی دیدی گئی

کولمبو ۷ جولائی۔ سابق وزیر اعظم لنکا مسٹر بندرا نائیکے کے قاتل بودھ بھکشو سوماراما کو کل صبح پھانسی دے دی گئی اسے تقریباً تین سال پہلے وزیر اعظم کو قتل کرنے کے جرم میں سزائے موت دی گئی تھی۔ پھانسی کے صرف پانچ گھنٹے قبل سوماراما نے عیسائی مذہب قبول کر لیا۔

تخریبی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں خان عبدالقیوم خان گرفتار کر لئے گئے

کالعدم مسلم لیگ کے صدر کی حالیہ تقریروں کا رجحان امن عامہ کے منافی تھا۔ سرکاری اعلان

لاہور ۷ جولائی کالعدم مسلم لیگ کے صدر خان عبدالقیوم خان کل علی الصبح گرفتار کر لئے گئے۔ خان عبدالقیوم خان کی گرفتاری موچی دروازہ کے جلسہ عام میں تقریر کے صرف ساڑھے پانچ گھنٹے کے بعد گلبرگ میں میاں امیرالدین کی کوٹھی سے عمل میں آئی۔ مقامی پولیس کا ایک دستہ ساڑھے چار بجے میاں امیرالدین کے مکان میں داخل ہوا اور خان صاحب کو بیدار کر کے حراست میں لے لیا۔ مارشل لاء کے خاتمے کے بعد یہ پہلی اہم سیاسی گرفتاری ہے۔ خان عبدالقیوم خان مارشل لاء کے ابتدائی دور میں بھی گرفتار کئے گئے تھے مگر ایک سرکاری بیان کے مطابق ان کے معافی مانگ لینے پر انہیں رہا کر دیا گیا تھا۔

ایک ہینڈ آؤٹ میں کہا گیا ہے کہ خان عبدالقیوم خان کو جمعہ ۶ جولائی ۱۹۶۲ء کی صبح کو لاہور میں مغربی پاکستان قیام امن عامہ آرڈیننس ۱۹۶۰ء کی دفعہ ۳ کے تحت گرفتار کر لیا گیا تاکہ وہ امن عامہ کے منافی کوئی کارروائی نہ کر سکیں۔ گورنر مغربی پاکستان خان عبدالقیوم خان کے خلاف یہ اقدام کرنے پر مجبور ہو گئے تھے کیونکہ ان کی حالیہ تقریروں کا رجحان صاف طور پر عوام کے اذہان میں بے اطمینانی پھیلانے اور صوبہ میں امن عامہ کو منتشر کرنے کی جانب تھا۔

گورنر صوبہ میں امن عامہ اور عوامی مفاد کے پیش نظر خان عبدالقیوم خان کی نظربندی کا حکم جاری کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں انہیں تین ماہ کے لئے نظربند کر دیا گیا ہے اور جیل میں انہیں اے کلاس دی گئی ہے۔

الجزائر میں پہلی دستور یہ کے انتخابات کے انتظامات شروع ہو گئے

سابق وزیر اعظم فرحت عباس کو نئی حکومت نے حراست میں لے لیا

برطرف شدہ جنرل اسٹاف کا ایک جنرل گرفتار

قاہرہ ۷ جولائی۔ مشرقِ وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی نے الجزائر سے اطلاع دی ہے کہ الجزائر کی پہلی آئین ساز اسمبلی کے لئے انتخابات کے انتظامات کئے جا رہے ہیں اس نے عبوری انتظامیہ کے ایک رکن شوقی مصطفائی کے حوالے سے کہا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ الجزائری عوام محاذ آزادی کی حمایت کریں گے۔ مسٹر مصطفائی نے بتایا ہے کہ ایویان کے معاہدے کے مطابق دستوریہ کے انتخابات ۲۱ جولائی کو ہوں گے اور اس وقت جو اختیارات عبوری انتظامیہ کو حاصل ہیں وہ دستوریہ کو منتقل ہو جائیں گے جس کا پہلا کام یہ ہو گا کہ حکومت کا ڈھانچہ منظور کرے۔

مراکش میں الجزائری ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ الجزائر کے سابق وزیر اعظم فرحت عباس کو سیتف کے مقام پر حراست میں لے لیا گیا ہے۔ ان ذرائع نے بتایا کہ مسٹر فرحت عباس گزشتہ ہفتہ سیتف پہنچے تھے لیکن انہیں الجزائر میں کسی عوامی جلسے سے خطاب کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی تھی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حال ہی میں جو جنرل اسٹاف برطرف ہوا ہے اس کے ایک جنرل سلیمان کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بن بالا نے عرب لیگ میں الجزائری مندوب مسٹر المدنی سے ملاقات کی انہوں نے ملاقات کے بعد بتایا کہ وہ ایک دو روز میں الجزائر جانے والے ہیں۔ انہوں نے کہا امید نہیں کہ بن بالا آج یا کل الجزائر روانہ ہوں۔

انہوں نے مذاکرات کی تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔ صرف اتنا کہا کہ توقع ہے کہ بن بالا اور الجزائری حکومت کے دوسرے ارکان کے درمیان اختلافات جلد دور ہو جائیں گے +

درخواستِ دعا

خاکسار عرصہ تین چار ماہ سے نقرس کی درد دل اور معدہ کی بیماری کے باعث بیمار چلا آ رہا ہے کافی علاج کروانے کے باوجود تاحال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ صحت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت درویشان قادیان اور صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس عاجز کی صحت کے لئے درد دل سے دعائیں فرمائیں۔

مرزا حمید احمد کارکن بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول حال رخصتی ربوہ

کالرہ کے ٹیکے

مسجد دارالرحمت غربی ربوہ میں مورخہ ۹/۷/۶۲ بروز پیر ۳ بجے بعد نماز ظہر ہیضہ کے ٹیکے لگائے جائیں گے گردو نواح کے احباب سے گزارش ہے کہ تمام عورتوں اور بچوں کو ٹیکے لگوالیں۔ اس میں آپ کا اپنا فائدہ ہے۔

(خاکسار محمد سعید دارالرحمت غربی)

ماسٹر عبدالرحمن صاحب رضی اللہ عنہ کے واقعاتِ زندگی

(بقیہ صفحہ ۴)

رہے ہیں چنانچہ میرے بڑے بھائی نے ہمارے ساتھ آ کر حضرت ماسٹر صاحب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ لڑکے سکول سے بھاگ گئے تھے اب ان کو واپس لایا ہوں براہ کرم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے (جو ان دنوں ہیڈ ماسٹر تھے) سے انہیں معافی دلا دیں۔ ماسٹر صاحب رضی اللہ عنہ ہمیں کہنے لگے کہ تم عجیب انسان ہو پڑھائی کیوں چھوڑ دی اگر تعلیم حاصل کرو گے تو پھر صرف قلم کے ساتھ کام کرنا پڑے گا جس کو اٹھانا بہت آسان ہے لیکن اگر پڑھائی چھوڑ دو گے تو پھر کدال اٹھانی پڑے گی جو قلم سے کئی گنا بوجھل ہے ان کے یہ کلمات آج تک یاد ہیں اگلے روز ہمیں میر صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر کے معافی دلا دی اور سکول میں دوبارہ داخل کرا دیا۔

ورزش اگرچہ حضرت ماسٹر صاحب رضی اللہ عنہ کافی معمر تھے لیکن پھر بھی بالالتزام ورزش کیا کرتے تھے ایک روز صبح کی نماز کے وقت میں (فسادات کے دنوں میں) تو دیکھا کہ بیٹھک سے آپ کی آواز آ رہی ہے آگے بڑھا تو ماسٹر صاحب ورزش کر رہے ہیں۔

وفات کی قبل از وقت اطلاع میرے ایک دوست نے بتلایا کہ حضرت ماسٹر صاحب رضی اللہ عنہ ربوہ تشریف لائے تو کہتے تھے کہ آج سے دس سال قبل کا ذکر ہے کہ مجھے اس قسم کی خوابیں آنی شروع ہوئیں جن سے پتہ چلتا تھا کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ خدایا ابھی میرے بچے چھوٹے ہیں اس لئے کچھ مہلت دیدے تا وہ بڑے ہو جائیں فرمانے لگے کہ دعا کے نتیجہ میں مجھے الہام ہوا کہ مزید دس سال دیئے جاتے ہیں چنانچہ اب وہ دس سال کا عرصہ ختم ہو گیا ہے اور مجھے پھر خوابیں آنی شروع ہو گئی ہیں" فرمانے لگے بچے تو ابھی چھوٹے ہی ہیں اس لئے اب پھر مہلت کی درخواست کروں گا اس لئے تم سب لوگ میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ عمر میں زیادتی دے ساتھ یہ بھی کہا کہ "اب مہلت ملنے کی امید بہت کم ہے"

چنانچہ اسی سال حضرت ماسٹر صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴